سوال

روزے کی حالت میں ٹیکہ لگوانے کا حکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا روزے کی حالت میں ٹیکہ لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ؟

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

روزے کی حالت میں ایسا ٹیکہ لگوانا جائز ہے جس کا مقصد خوراک یا قوت کی فراہمی نہ ہو۔ بلکہ صرف بیماری کا علاج ہو۔ علاج کے لیے ٹیکہ بیرونی دوا کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ معدے میں جاتا ہے نہ اس سے کوئی خوراک ہی حاصل ہوتی ہے۔ ٹیکہ کے استعمال کی دو حالتیں ہیں: پہلی حالت: وہ ٹیکے مغذی ہوں یعنی بطور غذا استعمال کیے جاتے ہوں جو کھانے پینے سے مستغنی کردیں، ایسے ٹیکے کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس لیے کہ یہ کھانے پینے کے قائم مقام ہیں۔ دوسری حالت: وہ ٹیکے مغذی نہ ہوں ایسے ٹیکے کے استعمال سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس میں کوئی فرق نہیں کہ یہ ٹیکے رگ میں لگائے جائیں یا پھر عضلات میں۔ لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ یہ ٹیکے بھی رات کے وقت استعمال کیے جائیں تاکہ روزے میں احتیاط ہوسکے۔ شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا: ماہ رمضان میں دن کے وقت روزے دار کا رگ یا عضلات میں ٹیکے لگانے کا حکم کیا ہے، کیا اس کا روزہ فاسد ہوجائے گا اوراس پر قضاء واجب ہوگی کہ نہیں؟ شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا: صومہ صحیح؛لأن الحقنۃ في الورید لیست من جنس الأکل والشرب، وہکذا الحقنۃ في العضل من باب أولی، لکن لو قضی من باب الاحتیاط کان أحسن. وتأخیرہا إلی اللیل إذا دعت الحاجۃ إلیہا یکون أولی وأحوط؛ خروجا من الخلاف في ذلک اہ۔ (مجموع الفتاوی: 257/15) اس کا روزہ صحیح ہے اس لیے کہ رگ میں انجیکشن لگانا کھانا پینا تو نہیں، اوراسی طرح عضلات میں لگائے جانے ٹیکے بھی بالاولیٰ صحیح ہیں، لیکن اگر احتیاط کرتے ہوئے روزہ کی قضاء میں روزہ رکھے تو یہ بہتر اور اچھا ہے، اور جب ضرورت محسوس ہو ایسے ٹیکے رات میں لگانے زیادہ بہتر اور احسن ہیں اور احتیاط بھی اسی میں ہے تاکہ اس مسئلہ میں اختلاف سے بچا جاسکے۔ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے عضلات یا رگ اور چوتڑ میں ٹیکے لگانے کے حکم کے بارہ میں سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا: ''حقن الإبر في الورید والعضل والورک لیس بہ بأس، ولا یفطر بہ الصائم، لأن ہذا لیس من المفطرات، ولیس بمعنی المفطرات، فہو لیس بأکل ولا شرب، ولا بمعنی الأکل والشرب، وقد سبق لنا بیان أن ذلک لا یؤثر، وإنما المؤثر حقن المریض بما یغني عن الأکل والشرب اہ (فتاوی الصیام: 220)'' رگ، عضلات اور چوتڑ میں ٹیکا لگانے میں کوئی حرج نہیں، اور اس سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا، اس لیے کہ یہ روزہ توڑنے والی اشیاء میں شامل نہیں، اور نہ ہی یہ روزہ توڑنے والی اشیاء کے معنی میں اور قائم مقام ہے، اور نہ ہی یہ کھانا پینا اور کھانے پینے کی معنی میں شامل ہوتا ہے۔ ہم پہلے یہ بیان کرچکے ہیں کہ یہ اثر انداز نہیں ہوتا، بلکہ مریض کو وہ ٹیکے اثر انداز ہونگے جو کھانے پینے سے مستغنی کردیں۔ اھ اللجنۃ الدائمۃ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا: رمضان میں دن کے وقت روزہ کی حالت میں بطور علاج یا مغذی ٹیکے لگانے کا حکم کیا ہے؟ کمیٹی کا جواب تھا: ''فأجابت: یجوز التداوي بالحقن في العضل والورید للصائم في نہار رمضان، ولا یجوز للصائم تعاطي حقن التغذیۃ في نہار رمضان، لأنہ في حکم تناول الطعام والشراب فتعاطي تلک الحقن یعتبر حیلۃ علی الإفطار في رمضان، وإن تیسر تعاطي الحقن في العضل والورید لیلا فہو أولی اہ (فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء: 252/10) روزہ دار کے لیے عضلات اور رگ میں ٹیکے سے علاج کروانا جائز ہے، لیکن روزہ دار کے لیے مغذی ٹیکے لگوانے جائز نہیں اس لیے کہ یہ کھانے پینے کے معنی میں شامل ہوتے ہیں اس کا استعمال کرنا رمضان میں روزہ افطار کرنے کا ایک حیلہ شمار ہوگا، اور اگر رگ اور عضلات میں رات کو ٹیکا لگوانا ممکن ہو تو یہ اولی اور بہتر ہے۔ اھ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی